بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنیؒ
سوانحی گوشے

۱۹۳۰...............................۲۰۱۵ء

پیدائش اور ابتدائی تعلیم

آپ ۱۱ شعبان ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء کو اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوئے۔آپ اکوڑہ کے ایک علمی سادات خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔آپکے والد ماجد مولانا سید قدرت شاہ بھی ایک اچھے عالم دین تھے۔

آپ نے درسِ نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔آپ کو مولانا عبدالحق کے قائم کردہ مدرسہ کے پہلے طالبِ علم ہونے کا شرف حاصل ہے۔آپ نے مولانا قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند سے ہدایۃ النحو، کافیہ اور شرح جامی اور مولانا سید بادشاہ گل بانی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک سے بدیع المیزان اور ترکیب کافیہ اور مولانا عبدالحق شیخ الحدیث سے تحریر سنبٹ پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم کے مراحل

جب ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا محمد شفیع فاضل دیوبند، مولانا محمد فیاض فاضل دیوبند اور مولانا محمد اسرار الحق فاضل دیوبند سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ درمیان میں ایک سال کے لیے دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں مطول، ملّا حسن اور تفسیر قرآن شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان فاضل ڈابھیل سے پڑھتے رہے۔ کچھ عرصہ بونیر سوات میں پڑھنے کے بعد ۱۳۷۳ھ میں دورۂ حدیث کی تکمیل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں کی۔ بخاری، ترمذی اور سنن ابی داؤد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے اور باقی مولانا عبدالغفور سواتی صدر مدرس سے پڑھیں۔۱۳۷۳ھ میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا اور بخاری شریف کی کتاب الایمان اور کتاب العلم اور سنن ترمذی کی کتاب الطہارۃ مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی سے اور سنن ابی داؤد کا کچھ حصّہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ سے پڑھا۔

آغازِ تدریس

واپسی پر مولانا عبدالحق کے حکم سے ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ میں درالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تدریس پر مامور

ہوئے اور ۹ سال تک پڑھاتے رہے۔ اسی دوران ۱۳۷۸ھ میں شیخ التفسیر مولانا احمد علی سے لاہور میں اور ۱۳۸۲ھ میں مولانا حافظ محمد عبداللہ درخواستی سے تفسیر پڑھی۔ مولانا لال حسین اختر سے فرقِ باطلہ کی تردید میں استفادہ کیا۔

مدینہ منورہ کی علمی وروحانی فضاؤں میں

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیۃ الشریعہ سے ۹۶۔۱۳۹۷ھ میں بی اے، ۱۴۰۳ھ میں ایم اے اور ۱۴۰۷ھ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ اس دوران میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تدریس کی سعادت بھی ملی۔ جامعہ کی طرف سے بطور مبعوث پہلے دارالعلوم کراچی، پھر جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی اور پھر منبع العلوم میران شاہ میں تدریس کی۔ تفسیر حدیث اور دینی علوم میں آپ کو شیخ عبدالکریم کُردیؒ صدر المدرسین مدرسہ قادریہ بغداد، شیخ سید محمود بن نذیر المدنیؒ، اور مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ سے سندِ اجازت حاصل ہے۔

تصانیف

آپ کی تصانیف میں تفسیر سورۃ الکہف (عربی) یہ بڑے سائز کے ۳۶۰ صفحات میں مکتبہ علمیہ لیک روڈ لاہور سے ۱۴۰۳ھ میں شائع ہوئی۔ یہ دراصل ایم اے کے لیے آپ کا مقالہ تھا جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں پیش کیا گیا۔ اس تفسیر کے ڈھائی ہزار نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔

اسی طرح تفسیر الحسن البصریؒ پانچ جلدوں میں ہے اور ایک مستقل جلد مَآثِرًا لمُفَسِّرًا لاَثَرِیّ مُقَدِّمَۃُ تَفْسِیْرًا لُحَسَن البصری بھی آپ کے قلم سے ہے جو الجامعہ العربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی کے اہتمام سے چھپا۔ یہ دراصل آپ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جس پر آپ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ۱۴۰۷ھ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری امتیاز کے ساتھ عطا کی گئی۔ اس میں آپ کے ساتھ ڈاکٹر عمر یوسف کمال المدنی بھی شریک رہے۔ انہوں نے سورۃ الفاتحہ سے سورۃ النحل تک حضرت حسن بصریؒ کے تفسیری اقوال متعدد تفاسیر سے جمع کیے ہیں جبکہ سورہ اسراء (بنی اسرائیل) سے والناس تک تمام اقوال آپ نے ۸ سال کی مدّت میں جمع کر کے پیش کیے ہیں۔ یہ تفسیر کراچی سے شائع ہوچکی ہے۔ واقعی یہ بہت بڑا علمی اور تحقیقی کام ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے لیا۔

اسی طرح مکانۃ اللحیہ فی الاسلام، زادالمنتھی شرح ترمذی اور زبدۃ القرآن آپ کی تصانیف میں شامل ہیں، زبدۃ القرآن کے ۳۰۴ صفحات ہیں۔ ۱۴۲۵ھ/ اکتوبر ۲۰۰۴ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سے ۲۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔

''گنجینۂ علم وعرفان'' نامی کتاب جو القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ سے جون ۲۰۰۹ء میں ۳۱۶ صفحات میں مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے لختِ جگر مولانا حافظ محمد طیب کی جمع وترتیب کے ساتھ منظرِ عام پر آئی ہے اور اس میں

ملک کے نامور سکالر راقم الحروف کے بزرگ دوست اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی تقریریں اور تحریریں پیش کی گئی ہیں، قارئین کرام کیلئے ایک اور علمی سوغات ہے۔

امام لاہوریؒ سے استفادہ

۱۳۷۸ھ میں مولانا شیر علی شاہ صاحب مولانا سمیع الحق صاحب کے ہمراہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ سے تفسیر پڑھنے گئے تھے۔ اس دوران حضرت کے منفرد اندازِ تدریس سے متاثر ہوکر تفسیری فوائد قلمبند کرتے رہے اور پھر ان میں پہلا پارہ مکمل ۱۶ رکوع اور آخری پارہ کی چند آخری سورتوں کو اپنی تحریروں سے جمع کر کے ترتیب دی ہے۔ اس میں حضرت کے الفاظ کو کافی حد تک محفوظ کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب کے بڑے حصہ کا مطالعہ کیا ہے اور بہت محظوظ ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی اس محنت کو بھی اپنے دربار میں قبول فرمائیں۔ علماء، طلبہ کو اس سے پورا فائدہ حاصل کرنے کی پوری توفیق بخشیں اور ان کے حق میں اسے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین۔ آپ کو تفسیر اور حدیث میں شیخ عبدالکریم الکردی صدر مدرس مدرسہ قادریہ بغداد، شیخ محمود بن نذیر الطرازی مدرس مسجد نبوی اور مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری سے بھی اجازت حاصل ہے۔

عربی ادب پر بے مثال عبور

آپ عربی زبان وادب کے عمدہ خطیب، ادیب اور شاعر تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پندرہ سال مدینہ منورہ میں رہنے کی اور بڑے بڑے اہلِ علم وفضل سے پڑھنے اور استفادہ کرنے کا موقع دیا تھا اس وجہ سے بھی آپ کی عربیت میں نکھار پیدا ہوا۔ آپ کے چند قصائد بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

قصیدہ بروفات مولانا حسن جان شہیدؒ

ولقد جادت قریحتی حینما سمعت النبأ المفجع بشهادته العظمی مساء الیوم الثانی من شهر رمضان المبارك سنة ۱٤۲۸ هجریًّا بهٰذه القصیدة العزائیة وأود أن تسجّلوهافی رسالتكم الموقرة "القاسم" المخصوصة بسیرة شیخنا الوقور مولانا حسن جان رحمه اللّٰه تعالیٰ:

یاقاتل الصومِ قد أفجعتَ رمضانا   بقتلك الشیخ مولانا حَسَن جانا

شیخ الحدیث مولانا حسن جانؒ کو روزے کی حالت میں قتل کرنے والے ظالم! تو نے رمضان المبارک کو درد وکرب میں مبتلا کردیا

یاباغی الشرِّ فی رمضانَ صِرتَ لظًی   لَقَدْ ملأتَ قلوب الخلق أحزانا

رمضان کے مقدس مہینہ میں شر وفساد پھیلانے والے! اللہ تجھے جہنم کی آگ کا شعلہ بنائے، تو نے مخلوقِ خدا کے دلوں کو غم ورنج سے بھر دیا

یاقاسی القلبِ مااستحییتَ من رجل   قد زانه النورُ ایماناً و عِرفانا

اے سنگدل قاتل تجھے نورِ ایمان وعرفان سے منور شخصیت سے شرم وحیا کا احساس نہ ہوسکا

قد كان شيخًا مطاعًا مرشدًا و رِعًا رؤياهُ يُذكِركَ الله وِجدَانا

وہ تو شیخ الحدیث تھے وہ تو سب کے امیر تھے، رُشد وہدایت کے استاد متقی انسان تھے جن کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے

ماكان قتلُ الفقيدِ قتل منطقةٍ بل قتلهٗ زلزل الاكوانَ بُنيانا

جان کا قتل کسی ایک علاقہ کا قتل نہیں بلکہ اس کے قتل سے تو تمام دنیا میں زلزلہ برپا ہوا

يا للماسى و يا للظلمِ منتشرًا فى أمة الخيرِ أقوامًا و أوطانا

ہائے ظلم وستم چاروں طرف اُمتِ محمدیہ جو اُمتوں میں بہترین اُمت ہے اس کے اقوام واوطان میں پھیل گیا

اليس فى الشعب أبطال ذووهِممٍ أهل انتقامٍ لنصر الحق أقرانا

کیا مسلمان قوم میں اب عالی ہمت بہادر لوگ نہیں رہے جو دشمن سے انتقام لینے والے ہوں اور حق کی مدد کرنے میں بہادر شہسوار ہوں؟

كخالدٍ و صلاحٍ ثم معتصمٍ صمصام ملحمةٍ للدينِ فرسانا

خالد بن ولید، صلاح الدین ایوبی اور معتصم باللہ جیسے بہادر، جو جنگوں کیلئے ننگی تلوار اور دین کی حفاظت کیلئے یار و مددگار ہوں

ليجرفوا جورَ أهل الجورِ قاطبةً ويسطوا الأمن فى أرجاءِ دُنيانا

تاکہ وہ ظالموں کے ظلم وستم کو مٹا ڈالیں، اور امن وعدل کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیں

وكيف هانَ على الارذال هَدمهمْ جبالَ علم رجال الدين شجعانا

کمینہ اور ذلیل لوگوں کے لئے علم کے پہاڑوں اور دین کے نڈر علماءِ کرام کا قتل کرنا کتنا ہی آسان ہوگیا ہے

جيش الحكومةِ ان كانواذوى عددٍ فلا أرىٰ فيهم للدينِ معوانا

حکومت کے عساکر اور فوج اگر چہ تعداد میں بہت زیادہ ہے، مگر مجھے ان میں دین کا مددگار اور غمگسار ایک بھی نظر نہیں آتا

يا شيخ انك فى اعماقِ أفئِدَةٍ حى و تخلد فى التاريخ أزمانا

اے شیخ الحدیث مولانا حسن جان! آپ ہمارے دلوں کی گہرائیوں میں زندہ ہیں اور تاریخ میں آپکے کارنامے ہمیشہ زندہ رہیں گے

مازلت حيا و ان واراك اخوتُنا ابناءُ ك الغر مثل الشمس لمعانا

آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے اگرچہ ساتھیوں نے آپ کو قبر میں چھپا دیا ہے، آپ کے درخشندہ بیٹے جو سورج کی طرح چمک رہے ہیں آپ کے فیوض و برکات کو پھیلاتے رہا کریں گے

أنت المنقَّشُ فى الواح أعيُننا وذكرك الحِلوُ فى الأفواهِ يرعانا

آپ ہماری آنکھوں کی تختیوں میں منقوش ہیں، اور آپ کا ذکرِ خیر، ہماری زبانوں پر ہماری نگہداشت کرے گا

لقد تَرَعرَتَ فى بِيئَةٍ مُشَرَّفَةٍ اسلافك النجب للأخلاف ميزانا

آپ ایک شریف خاندان میں پلے پھولے ہیں، آپ کے مؤقر و معزّز اسلاف اپنے اہل و عیال کیلئے معیار سیرت و کردار تھے۔

یاناشر السنة الغراء فی عِظَةٍ وقامع البدعةِ النکراءِ برهانا

آپ اپنے مواعظِ حسنہ میں سنتِ نبوی ﷺ کو پھیلانے والے تھے، اور رسم ورواج و بدعات کو دلائل کی روشنی میں مٹانے والے تھے

کم من مجالس فی حفلات معرفةٍ سبقت فیها شیوح العصر أعیانا

اور علم وعرفان کے کئی مجالس میں علماءِ زمانہ سے اپنے عالمانہ بیانات سے گوئے سبقت لے چکے ہیں

قد کنتَ صدر الصدورِ فی الندوات زین المنابرِ رمز الفخرِ عنوانا

علمی محافل میں صدرِ محفل ہوتے تھے منبروں کی زینت' تمغاتِ فخر میں عنوان کی طرح نمایاں نظر آتے تھے

کم من مدارس فی أرجاء منطقةٍ أسستها لِعطاش العلم ریانا

آپ نے علاقہ بھر میں کئی دینی درسگاہوں کا سنگِ بنیاد رکھا، جو تشنگانِ علم کو سیراب کرنے والی ہیں

قضیت عهدك المیمون فی شَرَفٍ فی خدمة الملة البیضاءِ أزمانا

آپ نے اپنی مبارک زندگی کا مبارک دور ملتِ بیضاء کی خدمت میں پوری شرافت وعزت کے ساتھ بسر کیا

دامت مُودّتنا مذ أربعین سنه فی الحَجّ والحلّ والترحال اخوانا

آپکے ساتھ ہماری مؤدت ومحبت کا رشتہ مکمل چالیس سال رہا، حج، سفر وحضر میں ہماری زندگی بھائیوں کی طرح بسر ہوئی

یا أیا الحسن الأثار معذرةً اذلیس فی وُسعِنا جیشاً و سُلطانا

اے اچھے اعمالِ حسنہ کی نشانیاں چھوڑنے والے ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہم آپکے قاتل سے انتقام نہ لے سکے کیونکہ ہمارے بس میں نہ فوج ہے نہ حاکمِ وقت

ونسأل اللّٰه دوماً أن یصافحکم فی زُمرةِ الحورِ غلماناً ورِضوانا

ہم ہمیشہ بارگاہِ الٰہی میں دست بدُعا رہیں گے کہ آپکے ساتھ محفلِ حور میں غلمانِ جنت اور رضوان فرشتہ مصافحے کرتے رہیں

جزاك ربك فی الجنات رؤیتهٗ و صحبةَ المُنعمین تکریماً و احسانا

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اپنے دیدار سے سرفراز بخشے اور آپؒ کو صحبة النبیین والصدیقین والشهداء و الصالحین (جو منعمین ہیں) کی نعمت سے نوازے۔

ایک اور عربی مرثیہ بحر البسیط میں مولانا صبا احسن استاذ الجامعۃ العربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی کے وصال پر بھی لکھا تھا۔

وصال: رحمٰن میڈیکل انسٹیٹیوٹ پشاور کی مسجد میں جمعۃ المبارک کو زندگی کی آخری نماز ادا کی اور اسی دن سہ پہر تین بجے ۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ/۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو وصال ہوا اور اگلے دن بروز ہفتہ ساڑھے گیارہ بجے ان کے بڑے فرزند مولانا امجد علی مدنی نے انکی نماز جنازہ پڑھائی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بتایا کہ پاکستان کی تاریخ کا یہ بڑا جنازہ تھا۔